سوال

بہترین دعا "يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ" کا معنی اور مفہوم

جواب

الحمد للہ.

ں :

ہو :

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ

ت !اے ہر چیز کو قائم رکھنے والی ذات !میں تجھ سے تیری ہی رحمت کا واسطہ دے کر مدد طلب کرتا ہوں، میرے سارے معاملات سنوار دے، اور مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے اپنے سپرد مت فرما۔)

ں "(6/147) [illegible] (46) [illegible] (1/730) [illegible] (112) ۔

ب "(1/313) میں یہ دعا بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے، جبکہ علامہ البانی [illegible] (227) ۔

دعا معمولی سے فرق کے ساتھ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصیبت زدہ شخص کی دعا یہ ہے:

مَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

اللہ! میں تیری ہی رحمت کی امید رکھتا ہوں، اس لیے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے اپنے آپ کے سپرد مت کرنا اور میرے سارے معاملات سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

مد : (27898)، اسی طرح ابو داود : (5090) نے اور علامہ البانی نے اسے صحیح الجامع (3388) [illegible] ۔

م :

ن کے لیے عبودیت ثابت کرنے والی عظیم دعاؤں میں شامل ہے، اس دعا میں اللہ تعالی کے اسما و صفات کا وسیلہ بھی شامل ہے، اس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی ہمیشہ سے زندہ ہے اور دوسروں کو قائم دائم رکھنے والا ہے، وہی رحم کرنے والا اور نہایت مہربان ہے، تمام کے تمام بندے اللہ تعالی کے

ہے : أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ یعنی : اللہ! میرے تمام معاملات چاہے ان کا تعلق میرے گھر، اہل خانہ، پڑوسی، دوست، کاروبار، پڑھائی، ذاتی شخصیت، قلب اور صحت کسی بھی چیز سے ہو، پروردگار! بہتری اور عافیت میرے حصے اور نصیب میں لکھ دے۔ پھر آخر میں وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ کہہ کر یہ اقرار کیا کہ بندہ تو

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اسی وجہ سے ذلیل و رسوا ہونے والے ذلیل ہوئے اور کامیاب ہونے والے کامیاب ہو گئے؛ ذلیل شخص کو اپنی حقیقت کا ادراک نہ ہوا اور اپنے من کو پہچان نہ سکا وہ یہ بھول گیا کہ وہ ہر وقت اللہ تعالی کے سامنے فقیر، حاجت مند اور ضرورت مند ہے؛ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سرکش اور نافرمان بن گیا، اور اس پر

ہُ اسْتَغْنَى (6)

ق: 6، 7]

ں طرح فرمایا :

ى (5) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (6) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى (7) وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى (8) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى (9) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

ل: 5-9]

ں لیے اللہ تعالی کا سب سے کامل بندہ وہی ہے جو اللہ تعالی کے سامنے سب سے زیادہ ضرورت، حاجت اور ناتوانی کا اقرار کرتا ہے، اور اللہ تعالی کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا۔

لہ : أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ [illegible] ے تمام معاملات سنوار دے، اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے اپنے یا اپنی کسی بھی مخلوق کے سپرد مت فرما۔

لہ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ [illegible] دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو تیرے دین پر ثابت قدم بنا دے۔

ے :

وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا

ء: 74]

لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارگاہ الہی میں اپنی ضرورت اور حاجت اسی قدر رکھتے تھے جس قدر آپ کو اللہ تعالی کی معرفت حاصل تھی اور جس قدر آپ کا مقام اللہ تعالی کے ہاں بلند و بالا تھا۔" ختم شد

"طریق الہجرتین" (25-26)

ماوی رحمہ اللہ مصیبت زدہ شخص کے متعلق پہلے ذکر کی گئی دوسری روایت کی شرح میں لکھتے ہیں :

ا شد

یر" (3/526)

والله اعلم